دُعائے روزِ عرفہ

حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام کی ایک دُعا

ترجمہ وحواشی

مجتہد الاسلام مولانا مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ

ناشر
مکتبہ امامیہ
(امامیہ مشن پاکستان) — اُردو بازار —— لاہور ۲
قیمت :- ۵۰ پیسہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُعائے روزِ عرفہ

وَكَانَ مِنْ دُعَائِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبَّ الْاَرْبَابِ وَاِلٰهَ كُلِّ مَاْلُوْهٍ وَخَالِقَ كُلِّ مَخْلُوْقٍ وَوَارِثَ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَلَا يَعْزُبُ عَنْهُ عِلْمُ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيْطٌ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيْبٌ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ الْفَرْدُ الْمُتَفَرِّدُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْكَرِيْمُ

دُعائے روزِ عرفہ

سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ بارالہا! تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے۔ اے بزرگی و اعزاز والے! اے پالنے والوں کے پالنے والے۔ اے ہر پرستار کے معبود! اے ہر مخلوق کے خالق اور ہر چیز کے مالک و وارث، اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور نہ کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ ہے۔ وہ ہر چیز پر حاوی اور ہر شے پر نگران ہے۔ تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو ایک اکیلا اور یکتا و یگانہ ہے اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بخشنے والا اور انتہائی

اَلْمُكْرِمُ الْعَظِيْمُ الْمُعَظَّمُ الْكَبِيْرُ الْمُتَكَبِّرُ وَاَنْتَ
اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْمُتَعَالِ
الشَّدِيْدُ الْمِحَالِ وَاَنْتَ اللّٰهُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ وَاَنْتَ
اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
الْقَدِيْرُ الْخَبِيْرُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
الْكَرِيْمُ الْاَكْرَمُ الدَّآئِمُ الْاَدْوَمُ وَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَوَّلُ
قَبْلَ كُلِّ اَحَدٍ وَ الْاٰخِرُ بَعْدَ كُلِّ
عَدَدٍ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
الدَّانِيْ فِيْ عُلُوِّهٖ وَ الْعَالِيْ فِيْ دُنُوِّهٖ
وَاَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ذُوالْبَهَآءِ
وَالْمَجْدِ وَ الْكِبْرِيَآءِ وَ الْحَمْدِ وَ
اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الَّذِيْ
اَنْشَاْتَ الْاَشْيَآءَ مِنْ غَيْرِ سِنْخٍ
وَصَوَّرْتَ مَا صَوَّرْتَ مِنْ غَيْرِ
مِثَالٍ وَابْتَدَعْتَ الْمُبْتَدَعَاتِ
بِلَا احْتِذَاءٍ اَنْتَ الَّذِيْ قَدَّرْتَ
كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيْرًا وَيَسَّرْتَ كُلَّ
شَيْءٍ تَيْسِيْرًا وَدَبَّرْتَ مَا دُوْنَكَ
تَدْبِيْرًا اَنْتَ الَّذِيْ لَمْ يُعِنْكَ عَلٰى
خَلْقِكَ شَرِيْكٌ وَلَمْ يُؤَازِرْكَ فِيْ
اَمْرِكَ وَزِيْرٌ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ مُشَاهِدٌ
وَلَا نَظِيْرٌ اَنْتَ الَّذِيْ اَرَدْتَ
فَكَانَ حَتْمًا مَا اَرَدْتَ وَقَضَيْتَ
فَكَانَ عَدْلًا مَا قَضَيْتَ وَحَكَمْتَ

بخشنے والا عظمت والا اور انتہائی عظمت والا اور بڑا اور
انتہائی بڑا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں جو بلند و برتر اور بڑی قوت و تدبیر والا
ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود
نہیں، جو فیض رساں، مہربان اور علم و حکمت والا ہے۔
اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں
جو سُننے والا، دیکھنے والا، قدیم و ازلی اور ہر چیز سے
آگاہ ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی
معبود نہیں۔ جو کریم اور سب سے بڑھ کر کریم اور دائم و
جاوید ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے سوا کوئی
معبود نہیں۔ جو ہر شے سے پہلے اور ہر شمار میں آنے
والی شے کے بعد ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے
علاوہ کوئی معبود نہیں جو (کائنات کے دسترس سے) بالا
ہونے کے باوجود نزدیک اور نزدیک ہونے کے باوجود
(فہم و ادراک سے) بلند ہے اور تو ہی وہ معبود ہے
کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں جو جمال و بزرگی اور عظمت و
ستائش والا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ
کوئی معبود نہیں۔ جس نے بغیر مواد کے تمام چیزوں
کو پیدا کیا اور بغیر کسی نمونہ و مثال کے صورتوں کی نقش آرائی
کی اور بغیر کسی کی پیروی کئے موجودات کو خلعتِ وجود
بخشا۔ تو ہی وہ ہے جس نے ہر چیز کا ایک اندازہ
ٹھہرایا ہے اور ہر چیز کو اس کے وظائف کی انجام دہی
پر آمادہ کیا ہے اور کائنات عالم میں سے ہر چیز کی
تدبیر و کارسازی کی ہے۔ تو وہ ہے کہ آفرینش عالم میں
کسی شریک کار نے تیرا ہاتھ نہیں بٹایا اور نہ کسی
معاون نے تیرے کام میں تجھے مدد دی ہے اور نہ
کوئی تیرا دیکھنے والا اور نہ کوئی تیرا مثل و نظیر تھا اور تو

فكان نصفاً ما حكمت انت الذي
لا يحويك مكان ولم يقم لسلطانك
سلطان ولم يعيك برهان
ولا بيان انت الذي احصيت
كل شيء عدداً وجعلت لكل
شيء امداً وقدرت كل
شيء تقديراً انت الذي قصرت
الاوهام عن ذاتيتك وعجزت
الافهام عن كيفيتك ولم
تدرك الابصار موضع اينيتك
انت الذي لا تحد فتكون
محدوداً ولم تمثل فتكون
موجوداً ولم تلد فتكون مولوداً
انت الذي لا ضد معك فيعاندك
ولا عدل لك فيكاثرك ولا ند لك
فيعارضك انت الذي ابتدا
واخترع واستحدث وابتدع
واحسن صنع ما صنع سبحانك
ما اجل شانك واسنى في الاماكن
مكانك واصدع بالحق فرقانك
سبحانك من لطيف ما الطفك
ورءوف ما اروفك وحكيم ما
اعرفك سبحانك من مليك
ما امنعك وجواد ما اوسعك
ورفيع ما ارفعك ذو البهاء و
المجد والكبرياء والحمد
سبحانك بسطت بالخيرات

نے جو ارادہ کیا وہ حتمی و لازمی اور جو فیصلہ کیا وہ عدل کے
تقاضوں سے عین مطابق اور جو حکم دیا وہ انصاف
پر مبنی تھا۔ تو وہ ہے جسے کوئی جگہ گھیرے ہوئے
نہیں ہے اور نہ تیرے اقتدار کا کوئی اقتدار مقابلہ کر
سکتا ہے اور نہ تو دلیل و برہان اور کسی چیز کو واضح طور
پر پیش کرنے سے عاجز ہے تو وہ ہے جس نے ایک
ایک چیز کو شمار کر رکھا ہے اور ہر چیز کی ایک مدت
مقرر کر دی ہے اور ہر شے کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا
ہے۔ تو وہ ہے کہ تیری کنہ ذات کو سمجھنے سے واہمے
قاصر اور تیری کیفیت کو جاننے سے عقلیں عاجز ہیں
اور تیری کوئی جگہ نہیں ہے کہ آنکھیں اس کا کھوج لگا
سکیں تو وہ ہے کہ تیری کوئی حد و نہایت نہیں ہے
کہ تو محدود قرار پائے اور نہ تیرا تصور کیا جا سکتا ہے کہ تو
تصور کی ہوئی صورت کے ساتھ ذہن میں موجود ہو
سکے اور نہ تیرے کوئی اولاد ہے کہ تیرے متعلق کسی
کی اولاد ہونے کا احتمال ہو۔ تو وہ ہے کہ تیرا کوئی
مد مقابل نہیں ہے کہ تجھ سے ٹکرائے اور نہ تیرا کوئی
ہمسر ہے کہ تجھ پر غالب آئے اور نہ تیرا کوئی مثل و
نظیر ہے کہ تجھ سے برابری کرے۔ تو وہ ہے جس نے
خلق کائنات کی ابتدا کی۔ عالم کو ایجاد کیا اور اس
کی بنیاد قائم کی اور بغیر کسی مادہ و اصل کے اسے وجود
میں لایا اور جو بنایا اسے اپنی حسن صنعت کا نمونہ بنایا۔
تو ہر عیب سے منزہ ہے۔ تیری شان کس قدر بزرگ
اور تمام جگہوں میں تیرا پایہ کتنا بلند اور تیری حق و باطل
میں امتیاز کرنے والی کتاب کس قدر حق کو آشکار کرنے
والی ہے۔ تو منزہ ہے اے صاحب لطف و احسان
تو کس قدر لطف فرمانے والا ہے اے مہربان! تو کس

يَدَيْكَ وَعُرِفَتِ الْهِدَايَةُ مِنْ عِنْدِكَ فَمَنِ الْتَمَسَكَ لِدِيْنٍ أَوْ دُنْيَا وَجَدَكَ سُبْحَانَكَ خَضَعَ لَكَ مَنْ جَرٰى فِيْ عِلْمِكَ وَخَشَعَ لِعَظَمَتِكَ مَا دُوْنَ عَرْشِكَ وَانْقَادَ لِلتَّسْلِيْمِ لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ سُبْحَانَكَ لَا تُحَسُّ وَلَا تُجَسُّ وَلَا تُمَسُّ وَلَا تُكَادُ وَلَا تُمَاطُ وَلَا تُنَازَعُ وَلَا تُجَارٰى وَلَا تُمَارٰى وَلَا تُخَادَعُ وَلَا تُمَاكَرُ سُبْحَانَكَ سَبِيْلُكَ جَدَدٌ وَأَمْرُكَ رَشَدٌ وَأَنْتَ حَيٌّ صَمَدٌ سُبْحَانَكَ قَوْلُكَ حُكْمٌ وَقَضَاؤُكَ حَتْمٌ وَإِرَادَتُكَ عَزْمٌ سُبْحَانَكَ لَا رَادَّ لِمَشِيَّتِكَ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ سُبْحَانَكَ بَاهِرَ الْآيَاتِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ بَارِئَ النَّسَمَاتِ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا بِنِعْمَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُوَازِيْ صُنْعَكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يَزِيْدُ عَلٰى رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا مَعَ حَمْدِ كُلِّ حَامِدٍ وَشُكْرًا

قدر مہربانی کرنے والا ہے۔ اے حکمت والے تو کتنا جاننے والا ہے۔ پاک ہے تیری ذات! اے صاحب اقتدار تو کس قدر قوی و توانا ہے۔ اے کریم! تیرا دامن کرم کتنا وسیع ہے۔ اے بلند مرتبہ تیرا مرتبہ کتنا بلند ہے۔ تو حُسن و خوبی، شرف و بزرگی، عظمت و کبریائی اور حمد و ستائش کا مالک ہے۔ پاک ہے تیری ذات تو نے بھلائیوں کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے۔ تجھ ہی سے ہدایت کا عرفان حاصل ہوا ہے۔ لہٰذا جو تجھے دین یا دُنیا کے لئے طلب کرے، تجھے پا لے گا۔ تو منزہ و پاک ہے۔ جو بھی تیرے علم میں ہے وہ تیرے سامنے سرنگوں اور جو کچھ عرش کے نیچے ہے وہ تیری عظمت کے آگے سر بخم اور جملہ مخلوقات تیری اطاعت کا جُوا اپنی گردن میں ڈالے ہوُئے ہے۔ پاک ہے تیری ذات کہ نہ حواس سے تجھے جانا جا سکتا ہے، نہ تجھے ٹٹولا اور چھوُا جا سکتا ہے۔ نہ تجھ پر کسی کا حیلہ چل سکتا ہے۔ نہ تجھے دُور کیا جا سکتا ہے، نہ تجھ سے نزاع ہو سکتی ہے نہ مقابلہ، نہ تجھ سے جھگڑا کیا جا سکتا ہے اور نہ تجھے دھوکا اور فریب دیا جا سکتا ہے۔ پاک ہے تیری ذات، تیرا راستہ سیدھا اور ہموار، تیرا فرمان سراسر حق و صواب اور تو زندہ و بے نیاز ہے۔ پاک ہے تو۔ تیری گفتار حکمت آمیز، تیرا فیصلہ قطعی اور تیرا ارادہ حتمی ہے۔ پاک ہے تو، نہ تو کوئی تیری مشیت کو رد کر سکتا ہے اور نہ کوئی تیری باتوں کو بدل سکتا ہے۔ پاک ہے تو اے درخشندہ نشانیوں والے! اے آسمانوں کے خلق فرمانے والے اور ذی رُوح چیزوں کے پیدا کرنے والے۔ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں ایسی تعریفیں جن کی ہمیشگی تیری ہمیشگی سے وابستہ ہے اور

يقصر عنه شكر كل شاكر
حمدا لا ينبغي الا لك و
لا يتقرب به الا اليك
حمدا يستدام به الاول
ويستدعى به دوام الآخر
حمدا يتضاعف على كرور
الأزمنة ويتزايد أضعافا
مترادفة حمدا يعجز عن
احصائه الحفظة ويزيد
على ما احصته في كتابك
الكتبة حمدا يوازن عرشك
المجيد ويعادل كرسيك
الرفيع حمدا يكمل لديك
ثوابه ويستغرق كل
جزاء جزاؤه حمدا ظاهره
وفق لباطنه وباطنه وفق
لصدق النية حمدا لم
يحمدك خلق مثله ولا
يعرف احد سواك فضله
حمدا يعان من اجتهد في
تعديده ويؤيد من اغرق
نزعا في توفيته حمدا يجمع
ما خلقت من الحمد وينتظم
ما انت خالقه من بعد حمدا
لا حمد اقرب الى قولك
منه ولا احمد ممن يحمدك
به حمدا يوجب بكرمك

تیرے ہی لئے ستائش ہے۔ ایسی ستائش جو تیری نعمتوں کے ساتھ ہمیشہ باقی رہے اور تیرے ہی لئے حمد وثنا ہے۔ ایسی جو تیرے کرم واحسان کے برابر ہو اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی جو تیری رضامندی سے بڑھ جائے اور تیرے ہی لئے حمد وسپاس ہے ایسی جو ہر حمد گزار کی حمد پر مشتمل ہو اور جس کے مقابلہ میں ہر شکر گزار کا شکر پیچھے رہ جائے۔ ایسی حمد جو تیرے علاوہ کسی کے لئے سزاوار نہ ہو اور نہ تیرے سوا کسی کے تقرب کا وسیلہ بنے۔ ایسی حمد جو پہلی حمد کے دوام کا سبب قرار پائے اور اس کے ذریعہ آخری حمد کے دوام کی التجا کی جائے ایسی حمد جو زمانہ کی گردشوں کے ساتھ بڑھتی جائے اور پے در پے اضافوں سے زیادہ ہوتی رہے۔ ایسی حمد کہ نگہبانی کرنے والے فرشتے اس کے شمار سے عاجز آجائیں۔ ایسی حمد کہ جو کاتبان اعمال نے تیری کتاب میں لکھ دیا ہے اس سے بڑھ جائے۔ ایسی حمد جو تیرے عرش بزرگ کے ہم وزن اور تیری بلند پایہ کرسی کے برابر ہو۔ ایسی حمد جس کا اجر وثواب تیری طرف سے کامل اور جس کی جزا تمام جزاؤں کو شامل ہو۔ ایسی حمد جس کا ظاہر باطن سے ہمنوا اور باطن صدق نیت سے ہم آہنگ ہو۔ ایسی حمد کہ کسی مخلوق نے ویسی تیری حمد نہ کی ہو اور تیرے سوا کوئی اس کی فضیلت وبرتری سے آشنا نہ ہو۔ ایسی حمد کہ جو اسے بکثرت بجالانے کے لئے کوشاں ہو۔ اسے (تیری طرف سے) مدد حاصل ہو اور جو اسے انجام تک پہنچانے کے لئے سعئ بلیغ کرے۔ اسے توفیق وتائید نصیب ہو۔ ایسی حمد جو تمام اقسام حمد کی جامع ہو جنھیں تو موجود کر چکا ہے اور ان اقسام کو بھی شامل ہو جنھیں تو بعد میں موجود کریگا

الْمَزِيدَ بِوُفُورِهِ وَتَصِلُهُ بِمَزِيدٍ بَعْدَ مَزِيدٍ طَوْلاً مِنْكَ حَمْداً يَجِبُ لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَيُقَابِلُ عِزَّ جَلاَلِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ الْمُصْطَفَى الْمُكَرَّمِ الْمُقَرَّبِ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِ أَتَمَّ بَرَكَاتِكَ وَتَرَحَّمْ عَلَيْهِ أَمْتَعَ رَحَمَاتِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَوٰةً زَاكِيَةً لاَ تَكُونُ صَلَوٰةٌ أَزْكَى مِنْهَا وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَوٰةً نَامِيَةً لاَ تَكُونُ صَلَوٰةٌ أَنْمَى مِنْهَا وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَوٰةً رَاضِيَةً لاَ تَكُونُ صَلَوٰةٌ فَوْقَهَا رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَوٰةً تُرْضِيهِ وَتَزِيدُ عَلَى رِضَاهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَوٰةً تُرْضِيكَ وَتَزِيدُ عَلَى رِضَاكَ لَهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَوٰةً لاَ تَرْضَى لَهُ إِلاَّ بِهَا وَلاَ تَرَى غَيْرَهُ لَهَا أَهْلاً رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَوٰةً تُجَاوِزُ رِضْوَانَكَ وَيَتَّصِلُ اتِّصَالُهَا بِبَقَائِكَ وَلاَ يَنْفَدُ كَمَا لاَ تَنْفَدُ كَلِمَاتُكَ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَوٰةً تَنْتَظِمُ صَلَوَاتِ مَلاَئِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ وَتَشْتَمِلُ عَلَى صَلَوَاتِ عِبَادِكَ

ایسی حمد کہ اس سے بڑھ کر کوئی حمد تیری مراد سے قریب تر نہ ہو اور جو شخص اس طرح کی حمد کرے اس سے بڑھ کر کوئی حمد گزار نہ ہو۔ ایسی حمد جو تیرے فضل و کرم سے اپنی فراوانی کے باعث افزائش نعمت کا سبب ہو اور تو اپنے لطف و احسان سے اس کے ساتھ پیہم اضافہ کا سلسلہ قائم رکھے۔ ایسی حمد جو تیری بزرگی ذات کے شایاں اور تیرے شرف جلال کے ہمدوش ہو۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر سب رحمتوں سے افضل و برتر رحمت نازل فرما! وہ محمدؐ جو برگزیدہ، معزز و گرامی اور مقرب ہیں اور ان پر اپنی کامل ترین برکتوں کا اضافہ کر اور اپنی نفع رساں رحمتوں کے ساتھ ان پر رحم و کرم فرما۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر رحمتِ فراواں نازل کر جس سے فراوانی میں کوئی رحمت نہ بڑھ سکے اور ان پر ایسی بڑھنے والی رحمت نازل فرما جس سے زیادہ کوئی رحمت بڑھنے والی نہ ہو اور ان پر ایسی پسندیدہ رحمت نازل فرما جس سے بالاتر کوئی رحمت نہ ہو۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو انھیں خوش و خوشنود کرے اور ان کی خوشنودی سے بڑھ جائے۔ اور ان پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تو ان کے لئے اس کے سوا کسی رحمت کو پسند نہ کرے اور نہ ان کے علاوہ کسی کو اس رحمت کا سزاوار سمجھے۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تیری جانب سے جس رضامندی کے وہ مستحق ہیں اس سے بڑھ جائے اور اس کا پیوند تیرے بقا و دوام سے جڑا رہے اور اس کا سلسلہ کہیں ختم نہ ہو جس طرح تیرے کلمے ختم نہ ہوں گے۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے فرشتوں، نبیوں،

مِنْ جِنِّكَ وَ اِنْسِكَ وَ اَهْلِ اِجَابَتِكَ وَ تَجْتَمِعُ عَلٰى صَلٰوةِ كُلِّ مَنْ ذَرَأْتَ وَ بَرَأْتَ مِنْ اَصْنَافِ خَلْقِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ صَلٰوةً تُحِيْطُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ سَالِفَةٍ وَّ مُسْتَاْنَفَةٍ وَ صَلِّ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ صَلٰوةً مَرْضِيَّةً لَكَ وَ لِمَنْ دُوْنَكَ وَ تُنْشِئُ مَعَ ذٰلِكَ صَلَوَاتٍ تُضَاعِفُ مَعَهَا تِلْكَ الصَّلَوَاتِ عِنْدَهَا وَ تَزِيْدُهَا عَلٰى كُرُوْرِ الْاَيَّامِ زِيَادَةً فِيْ تَضَاعِيْفَ لَا يَعُدُّهَا غَيْرُكَ رَبِّ صَلِّ عَلٰى اَطَائِبِ اَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ لِاَمْرِكَ وَ جَعَلْتَهُمْ خَزَنَةَ عِلْمِكَ وَ حَفَظَةَ دِيْنِكَ وَ خُلَفَائَكَ فِيْ اَرْضِكَ وَ حُجَجَكَ عَلٰى عِبَادِكَ وَ طَهَّرْتَهُمْ مِنَ الرِّجْسِ وَ الدَّنَسِ تَطْهِيْرًا بِاِرَادَتِكَ وَ جَعَلْتَهُمُ الْوَسِيْلَةَ اِلَيْكَ وَ الْمَسْلَكَ اِلٰى جَنَّتِكَ رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ صَلٰوةً تُجْزِلُ لَهُمْ بِهَا مِنْ نِحَلِكَ وَ كَرَامَتِكَ وَ تُكْمِلُ لَهُمُ الْاَشْيَاءَ مِنْ عَطَايَاكَ وَ نَوَافِلِكَ وَ تُوَفِّرُ عَلَيْهِمُ الْحَظَّ مِنْ عَوَائِدِكَ وَ فَوَائِدِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ صَلٰوةً لَا اَمَدَ فِيْ اَوَّلِهَا وَ لَا غَايَةَ

رسولوں اور اطاعت کرنے والوں کے درود و رحمت کو شامل ہو اور تیرے بندوں میں سے جنوں، انسانوں اور تیری دعوت کو قبول کرنے والوں کے درود و سلام پر مشتمل ہو اور تیری ہر قسم کی مخلوقات کہ جنھیں تو نے خلق کیا اور عالم وجود میں لایا سب کی رحمتوں پر حاوی ہو پروردگارا آنحضرتؐ پر اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو گزشتہ و آیندہ سب رحمتوں کو محیط ہو۔ ان پر اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے نزدیک اور تیرے علاوہ دوسروں کے نزدیک پسندیدہ ہو اور ان رحمتوں کے ساتھ ایسی رحمتیں بھیجتا رہے کہ ان کے بھیجنے کے وقت تو پہلی رحمتوں کو دُگنا کر دے اور انھیں زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ دوچند کرکے اتنا بڑھاتا جائے کہ جنھیں تیرے علاوہ کوئی شمار نہ کر سکے۔ پروردگارا ان کے اہل بیت اطہار پر رحمت نازل فرما جنھیں تو نے امر (دین و شریعت) کے لئے منتخب فرمایا۔ اپنے علم کا خزینہ دار اور اپنے دین کا محافظ اور زمین میں اپنا خلیفہ و جانشین اور بندوں پر اپنی حجت بنایا اور جنھیں اپنے ارادہ (ازلی) سے ہر قسم کی نجاست و آلودگی سے پاک و صاف رکھا اور جنھیں اپنے تک پہنچنے کا وسیلہ اور جنت تک آنے کا راستہ قرار دیا ہے۔ پروردگارا محمدؐ اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جس کے ذریعہ تو ان کے لئے اپنی بخشش و کرامت کو فراواں اور ان کے لئے عطایا و انعامات کامل کرے اور اپنے تحائف و منافع میں سے انھیں وافر حصہ بخشے پروردگارا ان پر اور ان کے اہل بیت پر ایسی رحمت نازل فرما کہ نہ اس کی ابتدا کی کوئی مدت، نہ اس مدت کی کوئی انتہا اور نہ اس کا کوئی آخری کنارا ہو۔ پروردگارا

لَا أَمَدَ لَهَا وَلَا نِهَايَةَ لَا آخِرَ لَهَا رَبِّ
صَلِّ عَلَيْهِمْ زِنَةَ عَرْشِكَ وَمَا دُونَهُ
وَمِلْءَ سَمَاوَاتِكَ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَ
عَدَدَ أَرَضِيكَ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَمَا
بَيْنَهُنَّ صَلَوٰةً تُقَرِّبُهُمْ مِنْكَ
زُلْفَىٰ وَتَكُونُ لَكَ وَلَهُمْ رِضًا
وَمُتَّصِلَةً بِنَظَائِرِهِنَّ أَبَدًا اللّٰهُمَّ
إِنَّكَ أَيَّدْتَ دِينَكَ فِي كُلِّ
أَوَانٍ بِإِمَامٍ أَقَمْتَهُ عَلَمًا لِعِبَادِكَ
وَمَنَارًا فِي بِلَادِكَ بَعْدَ أَنْ وَصَلْتَ
حَبْلَهُ بِحَبْلِكَ وَجَعَلْتَهُ الذَّرِيعَةَ
إِلَىٰ رِضْوَانِكَ وَافْتَرَضْتَ طَاعَتَهُ
وَحَذَّرْتَ مَعْصِيَتَهُ وَأَمَرْتَ
بِامْتِثَالِ أَوَامِرِهِ وَالْإِنْتِهَاءِ عِنْدَ
نَهْيِهِ وَأَلَّا يَتَقَدَّمَهُ مُتَقَدِّمٌ وَ
لَا يَتَأَخَّرَ عَنْهُ مُتَأَخِّرٌ فَهُوَ
عِصْمَةُ اللَّائِذِينَ وَكَهْفُ
الْمُؤْمِنِينَ وَعُرْوَةُ الْمُتَمَسِّكِينَ
وَبَهَاءُ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ فَأَوْزِعْ
لِوَلِيِّكَ شُكْرَ مَا أَنْعَمْتَ بِهِ
عَلَيْهِ وَأَوْزِعْنَا مِثْلَهُ فِيهِ وَآتِهِ
مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا وَ
افْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَسِيرًا وَأَعِنْهُ
بِرُكْنِكَ الْأَعَزِّ وَاشْدُدْ أَزْرَهُ
وَقَوِّ عَضُدَهُ وَرَاعِهِ بِعَيْنِكَ
وَاحْمِهِ بِحِفْظِكَ وَانْصُرْهُ
بِمَلَائِكَتِكَ وَامْدُدْهُ بِجُنْدِكَ

ان پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تیرے عرش اور جو کچھ
زیر عرش ہے سب کے ہم وزن ہو اور اس مقدار میں ہو
کہ آسمانوں اور جو کچھ آسمانوں کے اوپر ہے سب کو بھر
دے اور زمینوں اور جو کچھ زمینوں کے نیچے اور ان کے
اندر ہے ان کے شمار کے برابر ہو۔ ایسی رحمت جو انہیں
تیرے تقرب کی منزل اعلیٰ پر پہنچا دے اور تیرے
لئے اور ان کے لئے سرمایۂ خوشنودی ہو اور اپنے ایسی
دوسری رحمتوں سے ہمیشہ متصل رہے۔ بار الہا! تو نے
ہر زمانہ میں ایک ایسے امام کے ذریعہ اپنے دین کی تائید
فرمائی ہے جسے تو نے اپنے بندوں کے لئے نشان راہ
قرار دیا اور شہروں میں منارِ ہدایت بنا کر قائم کیا جبکہ
تو نے اپنے پیمان الطاعت کو اس کے پیمان اطاعت
سے وابستہ کر دیا۔ جسے اپنی رضا و خوشنودی کا ذریعہ
قرار دیا جس کی اطاعت فرض کر دی۔ جس کی نافرمانی
سے ڈرایا۔ جس کے احکام کی بجا آوری اور جس کے منع
کرنے پر باز رہنے کا حکم دیا۔ اور یہ کہ کوئی آگے بڑھنے
والا اس سے آگے نہ بڑھے اور کوئی پیچھے رہ جانے
والا اس سے پیچھے نہ رہے۔ وہ پناہ طلب کرنے
والوں کے لئے سروسامان حفاظت، اہل ایمان کے
لئے جائے پناہ، وابستگان دامن کے لئے مضبوط
سہارا اور تمام جہان کی رونق و زیبائش ہے۔ بار الہا!
اپنے ولی و پیشوا کے دل میں اس انعام پر جو اسے بخشا
ہے ادائے شکر کا الہام فرما اور اس کے وجود کے باعث
ویسا ہی ادائے شکر کا جذبہ ہمارے دل میں پیدا کر اور
اسے اپنی طرف سے ایسا تسلط عطا فرما جس سے ہر
طرح کی مدد پہنچے اور اس کے لئے کامیابی و کامرانی کی
راہ بآسانی کھول دے اور اپنے مضبوط سہارے سے

الْأَغْلَبِ وَاَقِمْ بِهِ كِتَابَكَ وَحُدُوْدَكَ
وَشَرَائِعَكَ وَسُنَنَ رَسُوْلِكَ
صَلَوَاتُكَ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاَحْيِ
بِهِ مَا اَمَاتَهُ الظَّالِمُوْنَ مِنْ
مَعَالِمِ دِيْنِكَ وَاجْلُ بِهِ صَدَاءَ
الْجَوْرِ عَنْ طَرِيْقَتِكَ وَاَبِنْ بِهِ
الضَّرَّاءَ مِنْ سَبِيْلِكَ وَاَزِلْ بِهِ
النَّاكِبِيْنَ عَنْ صِرَاطِكَ وَامْحَقْ
بِهِ بُغَاةَ قَصْدِكَ عِوَجًا وَاَلِنْ
جَانِبَهُ لِاَوْلِيَائِكَ وَابْسُطْ يَدَهُ
عَلٰى اَعْدَائِكَ وَهَبْ لَنَا رَاْفَتَهُ
وَرَحْمَتَهُ وَتَعَطُّفَهُ وَتَحَنُّنَهُ وَ
اجْعَلْنَا لَهُ سَامِعِيْنَ مُطِيْعِيْنَ
وَفِيْ رِضَاهُ سَاعِيْنَ وَاِلٰى نُصْرَتِهِ
وَالْمُدَافَعَةِ عَنْهُ مُكْنِفِيْنَ وَ
اِلَيْكَ وَاِلٰى رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ
اللّٰهُمَّ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذٰلِكَ
مُتَقَرِّبِيْنَ اللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى
اَوْلِيَائِهِمُ الْمُعْتَرِفِيْنَ بِمَقَامِهِمُ
الْمُتَّبِعِيْنَ مَنْهَجَهُمُ الْمُقْتَفِيْنَ
آثَارَهُمُ الْمُسْتَمْسِكِيْنَ بِعُرْوَتِهِمُ
الْمُتَمَسِّكِيْنَ بِوِلَايَتِهِمُ الْمُؤْتَمِّيْنَ
بِاِمَامَتِهِمُ الْمُسَلِّمِيْنَ لِاَمْرِهِمُ
الْمُجْتَهِدِيْنَ فِيْ طَاعَتِهِمُ
الْمُنْتَظِرِيْنَ اَيَّامَهُمُ الْمَادِّيْنَ
اِلَيْهِمْ اَعْيُنَهُمُ الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَكَاتِ
الزَّاكِيَاتِ النَّامِيَاتِ الْغَادِيَاتِ

اس کی مدد فرما۔ اس کی پُشت کو مضبوط اور بازو کو قوی کر اور اپنی نظر توجہ سے اس کی حفاظت اور اپنی نگہداشت سے اس کی حمایت فرما اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ اس کی مدد اور اپنے غالب آنے والے سپاہ و لشکر سے اس کی کمک فرما اور اس کے ذریعہ اپنی کتاب اور حدود و احکام اور اپنے رسول (ان پر اے اللہ! تیری طرف سے درود و رحمت ہو) کی روشوں کو قائم کر اور ان کے ذریعہ ظالموں نے دین کے جن نشانات کو مٹا ڈالا ہے از سرِ نو زندہ کر دے اور ظلم و جور کے زنگ کو اپنی شریعت سے دُور اور اپنی راہ کی دشواریوں کو برطرف کر دے اور جو لوگ تیرے راہ صواب سے رُوگردانی کرنے والے ہیں انھیں ختم اور جو تیرے راہ راست میں کجی پیدا کرتے ہیں انھیں شکست و نابود کر دے اور اسے اپنے دوستوں کے لئے نرم و بُردبار قرار دے اور دشمنوں (پر غلبہ و تسلط) کے لئے اس کے ہاتھوں کو کھول دے اور ہمیں اس کی طرف سے رافت و رحمت اور شفقت و مہربانی عطا فرما اور اس کی بات پر کان دھرنے والا اور اطاعت کرنے والا اور اس کی خوشنودی کے لئے کوشاں رہنے والا اور اس کی نصرت و تائید اور دشمنوں سے دفاع کے سلسلہ میں مدد دینے والا اور اس وسیلہ سے تجھ سے اور تیرے رسول (اے خدا ان پر تیرا درود و سلام ہو) سے تقرب چاہنے والا قرار دے۔ اے اللہ ان کے دوستوں پر بھی رحمت نازل فرما جو ان کے مرتبہ و مقام کے معترف ان کے طریق و مسلک کے تابع، ان کے نقش قدم پر گامزن، ان کے سر رشتہ دین سے وابستہ، ان کی دوستی و ولایت سے متمسک، ان کی امامت کے پیرو، ان کے احکام کے فرمانبردار، ان کی اطاعت میں

الرَّابِحَاتِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَ
عَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَاجْمَعْ عَلَى
التَّقْوٰى اَمْرَهُمْ وَاَصْلِحْ لَهُمْ
شُؤُوْنَهُمْ وَتُبْ عَلَيْهِمْ اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَخَيْرُ
الْغَافِرِيْنَ وَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِيْ
دَارِ السَّلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا يَوْمُ
عَرَفَةَ يَوْمٌ شَرَّفْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ
وَعَظَّمْتَهُ نَشَرْتَ فِيْهِ رَحْمَتَكَ
وَمَنَنْتَ فِيْهِ بِعَفْوِكَ وَاَجْزَلْتَ
فِيْهِ عَطِيَّتَكَ وَتَفَضَّلْتَ بِهٖ عَلٰى
عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَنَا عَبْدُكَ الَّذِيْ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ قَبْلَ خَلْقِكَ لَهُ وَ
بَعْدَ خَلْقِكَ اِيَّاهُ فَجَعَلْتَهُ مِمَّنْ
هَدَيْتَهُ لِدِيْنِكَ وَوَفَّقْتَهُ لِحَقِّكَ
وَعَصَمْتَهُ بِحَبْلِكَ وَاَدْخَلْتَهُ
فِيْ حِزْبِكَ وَاَرْشَدْتَهُ لِمُوَالَاةِ
اَوْلِيَائِكَ وَمُعَادَاةِ اَعْدَائِكَ ثُمَّ
اَمَرْتَهُ فَلَمْ يَأْتَمِرْ وَزَجَرْتَهُ فَلَمْ
يَنْزَجِرْ وَنَهَيْتَهُ عَنْ مَعْصِيَتِكَ
فَخَالَفَ اَمْرَكَ اِلٰى نَهْيِكَ لَا
مُعَانَدَةً لَكَ وَلَا اسْتِكْبَارًا
عَلَيْكَ بَلْ دَعَاهُ هَوَاهُ اِلٰى مَا
زَيَّلْتَهُ وَاِلٰى مَا حَذَّرْتَهُ وَاَعَانَهُ
عَلٰى ذٰلِكَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّهُ
فَاَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِفًا بِوَعِيْدِكَ

سرگرم عمل، ان کے زمانۂ اقتدار کے منتظر اور ان کے لیے چشم براہ ہیں۔ ایسی رحمت جو بابرکت، پاکیزہ اور بڑھنے والی اور ہر صبح و شام نازل ہونے والی ہو اور ان پر اور ان کے ارواح (طیبہ) پر سلامتی نازل فرما اور ان کے کاموں کو صلاح و تقویٰ کی بنیادوں پر قائم کر اور ان کے حالات کی اصلاح فرما اور ان کی توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا اور سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور ہمیں اپنی رحمت کے وسیلہ سے ان کے ساتھ دار السلام (جنت) میں جگہ دے۔ اے سب رحیموں سے زیادہ رحیم۔ پروردگارا یہ روز عرفہ وہ دن ہے جسے تو نے شرف، عزت اور عظمت بخشی ہے جس میں اپنی رحمتیں پھیلا دیں اور اپنے عفو و درگذر سے احسان فرمایا۔ اپنے عطیوں کو فراواں کیا اور اس کے وسیلہ سے اپنے بندوں پر تفضل فرمایا ہے۔ اے اللہ! میں تیرا وہ بندہ ہوں جس پر تو نے اس کی خلقت سے پہلے اور خلقت کے بعد انعام و احسان فرمایا ہے اس طرح کہ اسے ان لوگوں میں سے قرار دیا جنھیں تو نے اپنے دین کی ہدایت کی، اپنے ادائے حق کی توفیق بخشی جن کی اپنی ریسماں کے ذریعہ حفاظت کی جنھیں اپنی جماعت میں داخل کیا اور اپنے دوستوں کی دوستی اور دشمنوں کی دشمنی کی ہدایت فرمائی ہے۔ باایں ہمہ تو نے اسے حکم دیا تو اس نے حکم نہ مانا اور منع کیا تو وہ باز نہ آیا اور اپنی معصیت سے روکا تو وہ تیرے حکم کے خلاف امر ممنوع کا مرتکب ہوا۔ یہ تجھ سے عناد اور تیرے مقابلہ میں تکبر کی رو سے نہ تھا۔ بلکہ خواہش نفس نے اسے ایسے کاموں کی دعوت دی۔ جن سے تو نے روکا اور ڈرایا تھا اور تیرے دشمن اور اس کے دشمن (شیطان) نے ان کاموں میں اس کی

رَاجِيًا لِعَفْوِكَ وَاثِقًا بِتَجَاوُزِكَ
وَكَانَ اَحَقَّ عِبَادِكَ مَعَ مَا مَنَنْتَ
عَلَيْهِ اَلَّا يَفْعَلَ وَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ
يَدَيْكَ صَاغِرًا ذَلِيلًا خَاضِعًا
خَاشِعًا خَائِفًا مُعْتَرِفًا بِعَظِيمٍ مِنَ
الذُّنُوبِ تَحَمَّلْتُهُ وَجَلِيلٍ مِنَ
الْخَطَايَا اجْتَرَمْتُهُ مُسْتَجِيرًا
بِصَفْحِكَ لَائِذًا بِرَحْمَتِكَ مُوقِنًا
اَنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ مُجِيرٌ وَلَا
يَمْنَعُنِي مِنْكَ مَانِعٌ فَعُدْ عَلَيَّ
بِمَا تَعُودُ بِهِ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ مِنْ
تَغَمُّدِكَ وَجُدْ عَلَيَّ بِمَا تَجُودُ بِهِ
عَلَى مَنْ اَلْقَى بِيَدِهِ اِلَيْكَ مِنْ
عَفْوِكَ وَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا لَا
يَتَعَاظَمُكَ اَنْ تَمُنَّ بِهِ عَلَى مَنْ
اَمَّلَكَ مِنْ غُفْرَانِكَ وَاجْعَلْ لِي
فِي هٰذَا الْيَوْمِ نَصِيبًا اَنَالُ بِهِ حَظًّا
مِنْ رِضْوَانِكَ وَلَا تَرُدَّنِي صِفْرًا
مِمَّا يَنْقَلِبُ بِهِ الْمُتَعَبِّدُونَ
لَكَ مِنْ عِبَادِكَ وَاِنِّي وَاِنْ لَمْ
اُقَدِّمْ مَا قَدَّمُوهُ مِنَ الصَّالِحَاتِ
فَقَدْ قَدَّمْتُ تَوْحِيدَكَ وَنَفْيَ
الْاَضْدَادِ وَالْاَنْدَادِ وَالْاَشْبَاهِ
عَنْكَ وَاَتَيْتُكَ مِنَ الْاَبْوَابِ
الَّتِي اَمَرْتَ اَنْ تُؤْتَى مِنْهَا وَ
تَقَرَّبْتُ اِلَيْكَ بِمَا لَا يَقْرُبُ
اَحَدٌ مِنْكَ اِلَّا بِالتَّقَرُّبِ بِهِ

مدد کی۔ چنانچہ اس نے تیری دھمکی سے آگاہ ہونے کے باوجود تیرے عفو کی امید کرتے ہوئے اور تیرے درگزر پر بھروسا رکھتے ہوئے گناہ کی طرف اقدام کیا۔ حالانکہ ان احسانات کی وجہ سے جو تو نے اس پر کئے تھے تمام بندوں میں وہ اس کا سزاوار تھا کہ ایسا نہ کرتا۔ اچھا پھر میں تیرے سامنے کھڑا ہوں۔ بالکل خوار و ذلیل سراپا عجز و نیاز اور لرزاں و ترساں ان عظیم گناہوں کا جن کا بوجھ اپنے سر اٹھایا ہے اور ان بڑی خطاؤں کا جن کا ارتکاب کیا ہے اعتراف کرتا ہوا تیرے دامن عفو میں پناہ چاہتا ہوا اور تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتا ہوا اور یہ یقین رکھتا ہوا کہ کوئی پناہ دینے والا تیرے (عذاب سے) مجھے پناہ نہیں دے سکتا اور کوئی بچانے والا تیرے (غضب سے) مجھے بچا نہیں سکتا۔ لہٰذا اس اعتراف گناہ و اظہار ندامت کے بعد) تو میری پردہ پوشی فرما۔ جس طرح گنہگاروں کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ اور مجھے معافی عطا کر جس طرح ان لوگوں کو معافی عطا کرتا ہے جنھوں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا ہو اور مجھ پر اس بخشش و آمرزش کے ساتھ احسان فرما کہ جس بخشش و آمرزش سے تو اپنے امیدوار پر احسان کرتا ہے تو تجھے بڑی نہیں معلوم ہوتی اور میرے لئے آج کے دن ایسا حظ و نصیب قرار دے کہ جس کے ذریعہ تیری رضامندی کا کچھ حصہ پا سکوں اور تیرے عبادت گزار بندے جو (اجر و ثواب) کے تحائف لے کر پلٹے ہیں مجھے ان سے خالی ہاتھ نہ پھیر۔ اگرچہ وہ نیک اعمال جو انھوں نے آگے بھیجے ہیں میں نے آگے نہیں بھیجے لیکن میں نے تیری وحدت و یکتائی کا عقیدہ اور یہ کہ تیرا کوئی حریف، شریک کار اور مثل و نظیر نہیں

ثُمَّ اَتْبَعْتُ ذٰلِكَ بِالْاِنَابَةِ اِلَيْكَ
وَالتَّذَلُّلِ وَالْاِسْتِكَانَةِ لَكَ وَحُسْنِ
الظَّنِّ بِكَ وَالثِّقَةِ بِمَا عِنْدَكَ
وَشَفَعْتُهُ بِرَجَائِكَ الَّذِیْ قَلَّ
مَا يَخِيْبُ عَلَيْهِ رَاجِيْكَ وَ
سَاَلْتُكَ مَسْئَلَةَ الْحَقِيْرِ الذَّلِيْلِ
الْبَائِسِ الْفَقِيْرِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيْرِ
وَمَعَ ذٰلِكَ خِيْفَةً وَّتَضَرُّعًا
وَّتَعَوُّذًا وَّتَلَوُّذًا لَامُسْتَطِيْلًا
بِتَكَبُّرِ الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَلَامُتَعَالِيًا
بِدَالَّةِ الْمُطِيْعِيْنَ وَلَامُسْتَطِيْلًا
بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِيْنَ وَاَنَا بَعْدُ
اَقَلُّ الْاَقَلِّيْنَ وَاَذَلُّ الْاَذَلِّيْنَ وَ
مِثْلُ الذَّرَّةِ اَوْدُوْنَهَا فَيَا مَنْ
لَمْ يُعَاجِلِ الْمُسِيْئِيْنَ وَلَا يَنْدَهُ
الْمُتْرَفِيْنَ وَيَا مَنْ يَمُنُّ بِاِقَالَةِ
الْعَاثِرِيْنَ وَيَتَفَضَّلُ بِاِنْظَارِ
الْخَاطِئِيْنَ اَنَا الْمُسِيْءُ الْمُعْتَرِفُ
الْخَاطِئُ الْعَاثِرُ اَنَا الَّذِیْ اَقْدَمَ
عَلَيْكَ مُجْتَرِئًا اَنَا الَّذِیْ عَصَاكَ
مُتَعَمِّدًا اَنَا الَّذِیْ اسْتَخْفٰى مِنْ
عِبَادِكَ وَبَارَزَكَ اَنَا الَّذِیْ هَابَ
عِبَادَكَ وَاَمِنَكَ اَنَا الَّذِیْ لَمْ
يَرْهَبْ سَطْوَتَكَ وَلَمْ يَخَفْ
بَاْسَكَ اَنَا الْجَانِیْ عَلٰى نَفْسِهٖ
اَنَا الْمُرْتَهَنُ بِبَلِيَّتِهٖ اَنَا الْقَلِيْلُ
الْحَيَاءِ اَنَا الطَّوِيْلُ الْعَنَاءِ بِحَقِّ

ہے پیش کیا ہے اور انہی دروازوں سے جن دروازوں سے تو نے آنے کا حکم دیا ہے آیا ہوں اور ایسی چیز کے ذریعہ جس کے بغیر کوئی تجھ سے تقرب حاصل نہیں کرسکتا تقرب چاہا ہے۔ پھر تیری طرف رجوع و بازگشت، تیری بارگاہ میں تذلل و عاجزی اور تجھ سے نیک گمان اور تیری رحمت پر اعتماد کو طلب تقرب کے ہمراہ رکھا ہے اور اس کے ساتھ ایسی امید کا ضمیمہ بھی لگا دیا ہے جس کے ہوتے ہوئے تجھ سے امید رکھنے والا محروم نہیں رہتا اور تجھ سے اسی طرح سوال کیا ہے۔ جس طرح کوئی بے قدر، ذلیل، شکستہ حال، تہی دست خوف زدہ اور طلبگار پناہ سوال کرتا ہے اور اس حالت کے باوجود میرا یہ سوال، خوف، عجز و نیازمندی پناہ طلبی اور امان خواہی کی رُو سے ہے نہ متکبروں کے تکبر کے ساتھ برتری جتلاتے، نہ اطاعت گزاروں کے (اپنی عبادت پر) فخر و اعتماد کی بنا پر اتراتے اور نہ سفارش کرنے والوں کی سفارش پر سربلندی دکھاتے ہوئے اور میں اس اعتراف کے ساتھ تمام کمتروں سے کمتر، خوار و ذلیل لوگوں سے ذلیل تر اور ایک چیونٹی کے مانند بلکہ اس سے بھی پست تر ہوں۔ اے وہ جو گنہگاروں پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا اور نہ سرکشوں کو (اپنی نعمتوں سے) روکتا ہے۔ اے وہ جو لغزش کرنے والوں سے درگزر فرما کر احسان کرتا ہے اور گنہگاروں کو مہلت دے کر تفضل فرماتا ہے۔ میں وہ ہوں جو گنہگار، گناہ کا معترف، خطا کار اور لغزش کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے تیرے مقابلہ میں جرأت سے کام لیتے ہوئے پیش قدمی کی۔ میں وہ ہوں جس نے دیدہ دانستہ گناہ کیے میں وہ ہوں جس نے (اپنے گناہوں کو) تیرے بندوں

مَنِ انْتَجَبْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَبِمَنِ اصْطَفَيْتَهُ لِنَفْسِكَ بِحَقِّ مَنِ اخْتَرْتَ مِنْ بَرِيَّتِكَ وَمَنِ اجْتَبَيْتَ لِشَأْنِكَ بِحَقِّ مَنْ وَصَلْتَ طَاعَتَهُ بِطَاعَتِكَ وَمَنْ جَعَلْتَ مَعْصِيَتَهُ كَمَعْصِيَتِكَ بِحَقِّ مَنْ قَرَنْتَ مُوَالَاتَهُ بِمُوَالَاتِكَ وَمَنْ نُطْتَ مُعَادَاتَهُ بِمُعَادَاتِكَ تَغَمَّدْنِي فِي يَوْمِي هٰذَا بِمَا تَتَغَمَّدُ بِهِ مَنْ جَارَ إِلَيْكَ مُتَنَصِّلًا وَعَاذَ بِاسْتِغْفَارِكَ تَائِبًا وَتَوَلَّنِي بِمَا تَتَوَلَّى بِهِ أَهْلَ طَاعَتِكَ وَالزُّلْفَى لَدَيْكَ وَالْمَكَانَةِ مِنْكَ وَتَوَحَّدْنِي بِمَا تَتَوَحَّدُ بِهِ مَنْ وَفَى بِعَهْدِكَ وَأَتْعَبَ نَفْسَهُ فِي ذَاتِكَ وَأَجْهَدَهَا فِي مَرْضَاتِكَ وَلَا تُؤَاخِذْنِي بِتَفْرِيطِي فِي جَنْبِكَ وَتَعَدِّي طَوْرِي فِي حُدُودِكَ وَمُجَاوَزَةِ أَحْكَامِكَ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي بِإِمْلَائِكَ لِي اسْتِدْرَاجَ مَنْ مَنَعَنِي خَيْرَ مَا عِنْدَهُ وَلَمْ يَشْرَكْكَ فِي حُلُولِ نِعْمَتِهِ بِي وَنَبِّهْنِي مِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِينَ وَسِنَةِ الْمُسْرِفِينَ وَنَعْسَةِ الْمَخْذُولِينَ وَخُذْ بِقَلْبِي إِلَى

سے چھپایا اور تیرے سامنے کھلم کھلا مخالفت کی۔ میں وہ ہوں جو تیرے بندوں سے ڈرتا رہا اور تجھ سے بےخوف رہا۔ میں وہ ہوں جو تیری ہیبت سے ہراساں اور تیرے عذاب سے خوف زدہ نہ ہوا۔ میں خود ہی اپنے حق میں مجرم اور بلاؤ مصیبت کے ہاتھوں میں گروی ہوں۔ میں ہی شرم وحیا سے عاری اور طویل رنج وتکلیف میں مبتلا ہوں۔ میں تجھے اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں۔ جسے تو نے مخلوقات میں سے منتخب کیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تو نے اپنے لئے پسند فرمایا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تو نے کائنات میں سے برگزیدہ کیا اور جسے اپنے احکام (کی تبلیغ) کے لئے چُن لیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملا دیا اور جس کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی کے مانند قرار دیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی محبت کو اپنی محبت سے مقرون اور جس کی دشمنی کو اپنی دشمنی سے وابستہ کیا ہے۔ مجھے آج کے دن اس دامن رحمت میں ڈھانپ لے جس سے ایسے شخص کو ڈھانپتا ہے جو گناہوں سے دست بردار ہو کر تجھ سے نالہ وفریاد کرے اور تائب ہو کر تیرے دامن مغفرت میں پناہ چاہے اور جس طرح اپنے اطاعت گزاروں اور قرب ومنزلت والوں کی سرپرستی فرماتا ہے اسی طرح میری سرپرستی فرما اور جس طرح ان لوگوں پر جنہوں نے تیرے عہد کو پورا کیا تیری خاطر اپنے کو تعب و مشقت میں ڈالا اور تیری رضامندیوں کے لئے سختیوں کو جھیلا۔ خود تن تنہا احسان کرتا ہے۔ اسی طرح مجھ پر بھی تن تنہا احسان فرما اور تیرے حق میں کوتاہی کرنے، تیرے حدود سے تجاوز ہونے اور تیرے احکام کے

مَا اسْتَعْمَلْتَ بِهِ الْقَانِتِيْنَ
وَاسْتَعْبَدْتَ بِهِ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَ
اسْتَنْقَذْتَ بِهِ الْمُتَهَاوِنِيْنَ وَ
اَعِذْنِيْ مِمَّا يُبَاعِدُنِيْ عَنْكَ وَ
يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ حَظِّيْ مِنْكَ
وَيَصُدُّنِيْ عَمَّا اُحَاوِلُ لَدَيْكَ
وَسَهِّلْ لِيْ مَسْلَكَ الْخَيْرَاتِ
اِلَيْكَ وَالْمُسَابَقَةَ اِلَيْهَا
مِنْ حَيْثُ اَمَرْتَ وَالْمُشَاحَّةَ
فِيْهَا عَلٰى مَا اَرَدْتَ وَ لَا
تَمْحَقْنِيْ فِيْمَنْ تَمْحَقُ
مِنَ الْمُسْتَخِفِّيْنَ بِمَا اَوْعَدْتَ
وَلَا تُهْلِكْنِيْ مَعَ مَنْ تُهْلِكُ
مِنَ الْمُتَعَرِّضِيْنَ لِمَقْتِكَ وَ
لَا تُتَبِّرْنِيْ فِيْ مَنْ تُتَبِّرُ مِنَ
الْمُنْحَرِفِيْنَ عَنْ سُبُلِكَ
وَنَجِّنِيْ مِنْ غَمَرَاتِ الْفِتْنَةِ
وَخَلِّصْنِيْ مِنْ لَهَوَاتِ الْبَلْوٰى
وَاَجِرْنِيْ مِنْ اَخْذِ الْاِمْلَاءِ
وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَدُوٍّ
يُضِلُّنِيْ وَهَوًى يُوْبِقُنِيْ
وَمَنْقَصَةٍ تَرْهَقُنِيْ وَ لَا
تُعْرِضْ عَنِّيْ اِعْرَاضَ مَنْ
لَا تَرْضٰى عَنْهُ بَعْدَ غَضَبِكَ
وَلَا تُؤْيِسْنِيْ مِنَ الْاَمَلِ فِيْكَ
فَيَغْلِبَ عَلَيَّ الْقُنُوْطُ مِنْ
رَحْمَتِكَ وَلَا تَمْنَحْنِيْ بِمَا لَا

پس پشت ڈالنے پر میرا مواخذہ نہ کر اور مجھے اس
شخص کے مہلت دینے کی طرح مہلت دے کر رفتہ
رفتہ اپنے عذاب کا مستحق نہ بنا جس نے اپنی بھلائی
کو مجھ سے روک لیا اور سمجھتا یہ ہے کہ بس وہی نعمت
کا دینے والا ہے یہاں تک کہ تجھے بھی ان
نعمتوں کے دینے میں شریک نہ سمجھا ہو ۔ مجھے
غفلت شعاروں کی نیند، بے راہروؤں کے خواب
اور حرماں نصیبوں کی غفلت سے ہوشیار کر دے اور
میرے دل کو اس راہ عمل پر لگا جس پر تو نے اطاعت
گزاروں کو لگایا ہے اور اس عبادت کی طرف مائل
کر جو عبادت گزاروں سے تو نے چاہی ہے اور
ان چیزوں کی ہدایت کر جن کے وسیلہ سے سہل انگاروں
کو رہائی بخشی ہے اور جو باتیں تیری بارگاہ سے
دور کر دیں اور میرے اور تیرے ہاں کے حظ و نصیب
کے درمیان حائل اور تیرے ہاں کے مقصد و مراد
سے مانع ہو جائیں ان سے محفوظ رکھ اور نیکیوں کی
راہ پیمائی اور ان کی طرف سبقت جس طرح تو نے
حکم دیا ہے اور ان کی بڑھ چڑھ کر خواہش جیسا کہ تو
نے چاہا ہے میرے لئے سہل و آسان کر اور اپنے
عذاب و وعید کو سبک سمجھنے والوں کے ساتھ کہ
جنھیں تو تباہ کرے گا مجھے تباہ نہ کرنا اور جنھیں دشمنی
پر آمادہ ہونے کی وجہ سے ہلاک کرے گا ان کے
ساتھ مجھے ہلاک نہ کرنا اور اپنی سیدھی راہوں سے
انحراف کرنے والوں کے زمرہ میں کہ جنھیں تو برباد
کرے گا مجھے برباد نہ کرنا اور فتنہ و فساد کے بھنور سے
مجھے نجات دے اور بلا کے منہ سے چھڑا لے اور زمانہ
مہلت (کی بداعمالیوں) پر گرفت سے پناہ دے اور

طَاقَةَ لِي بِهِ فَتَبْهَظَنِي مِمَّا
تُحَمِّلُنِيهِ مِنْ فَضْلِ مَحَبَّتِكَ
وَلَا تُرْسِلْنِي مِنْ يَدِكَ إِرْسَالَ
مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ وَلَا حَاجَةَ
بِكَ إِلَيْهِ وَلَا إِنَابَةَ لَهُ وَلَا
تَرْمِ بِي رَمْيَ مَنْ سَقَطَ مِنْ
عَيْنِ رِعَايَتِكَ وَمَنِ اشْتَمَلَ
عَلَيْهِ الْخِزْيُ مِنْ عِنْدِكَ بَلْ
خُذْ بِيَدِي مِنْ سَقْطَةِ الْمُتَرَدِّينَ
وَوَهْلَةِ الْمُتَعَسِّفِينَ وَزَلَّةِ
الْمَغْرُورِينَ وَوَرْطَةِ
الْهَالِكِينَ وَعَافِنِي مِمَّا ابْتَلَيْتَ
بِهِ طَبَقَاتِ عَبِيدِكَ وَإِمَائِكَ
وَبَلِّغْنِي مَبَالِغَ مَنْ
عُنِيتَ بِهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
وَرَضِيتَ عَنْهُ فَأَعَشْتَهُ حَمِيداً
وَتَوَفَّيْتَهُ سَعِيداً وَطَوِّقْنِي
طَوْقَ الْإِقْلَاعِ عَمَّا يُحْبِطُ
الْحَسَنَاتِ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَاتِ
وَأَشْعِرْ قَلْبِيَ الِازْدِجَارَ
عَنْ قَبَائِحِ السَّيِّئَاتِ وَ
فَوَاضِحِ الْحَوْبَاتِ وَلَا
تَشْغَلْنِي بِمَا لَا أُدْرِكُهُ إِلَّا
بِكَ عَمَّا لَا يُرْضِيكَ عَنِّي
غَيْرُهُ وَانْزِعْ مِنْ قَلْبِي
حُبَّ دُنْيَا دَنِيَّةٍ تَنْهَى عَمَّا
عِنْدَكَ وَتَصُدُّ عَنِ ابْتِغَاءِ

اس دشمن کے درمیان جو مجھے بہکائے اور اس خواہش نفس کے درمیان جو مجھے تباہ و برباد کرے اور اس نقص و عیب کے درمیان جو مجھے گھیر لے حائل ہو جا اور جیسے اس شخص سے کہ جس پر غضب ناک ہونے کے بعد تو راضی نہ ہو رُخ پھیر لیتا ہے اسی طرح مجھ سے رُخ نہ پھیر اور جو امیدیں تیرے دامن سے وابستہ کئے ہوئے ہوں ان میں مجھے بے آس نہ کر کہ تیری رحمت سے یاس و ناامیدی مجھ پر غالب آ جائے۔ اور مجھے اتنی نعمتیں بھی نہ بخش کہ جن کے اُٹھانے کی میں طاقت نہیں رکھتا کہ تو فراوانی محبت سے مجھ پر وہ بار لاد دے جو مجھے گرانبار کر دے۔ اور مجھے اس طرح اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑ دے جس طرح اسے چھوڑ دیتا ہے جس میں کوئی بھلائی نہ ہو اور نہ تجھے اس سے کوئی مطلب ہو اور نہ اس کے لئے توبہ و بازگشت ہو۔ اور مجھے اس طرح نہ پھینک دے جس طرح اسے پھینک دیتا ہے جو تیری نظر توجہ سے گر چکا ہو اور تیری طرف سے ذلت و رسوائی اس پر چھائی ہوئی ہو بلکہ گرنے والوں کے گرنے سے اور کج رَوؤں کے خوف و ہراس سے اور فریب خوردہ لوگوں کے لغزش کھانے سے اور ہلاک ہونے والوں کے ورطۂ ہلاکت میں گرنے سے میرا ہاتھ تھام لے اور اپنے بندوں اور کنیزوں کے مختلف طبقوں کو جن چیزوں میں مبتلا کیا ہے ان سے مجھے عافیت و سلامتی بخش اور جنھیں تو نے موردِ عنایت قرار دیا۔ جنھیں نعمتیں عطا کیں۔ جن سے راضی و خوشنود ہوا اور جنھیں قابل ستائش زندگی بخشی اور سعادت و کامرانی کے ساتھ موت دی، ان کے مراتب و درجات پر

اَلْوَسِيْلَةَ اِلَيْكَ وَتُذْهِلُ
عَنِ التَّقَرُّبِ مِنْكَ وَزَيِّنْ
لِيَ التَّفَرُّدَ بِمُنَاجَاتِكَ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَهَبْ لِيْ عِصْمَةً
تُدْنِيْنِيْ مِنْ خَشْيَتِكَ وَ
تَقْطَعُنِيْ عَنْ رُكُوْبِ مَحَارِمِكَ
وَتَفُكُّنِيْ مِنْ اَسْرِ الْعَظَائِمِ
وَهَبْ لِيَ التَّطْهِيْرَ مِنْ دَنَسِ
الْعِصْيَانِ وَاَذْهِبْ عَنِّيْ
دَرَنَ الْخَطَايَا وَسَرْبِلْنِيْ
بِسِرْبَالِ عَافِيَتِكَ وَرَدِّنِيْ
رِدَاءَ مُعَافَاتِكَ وَجَلِّلْنِيْ
سَوَابِغَ نَعْمَائِكَ وَظَاهِرْ
لَدَيَّ فَضْلَكَ وَطَوْلَكَ وَ
اَيِّدْنِيْ بِتَوْفِيْقِكَ وَتَسْدِيْدِكَ
وَاَعِنِّيْ عَلٰى صَالِحِ النِّيَّةِ
وَمَرْضِيِّ الْقَوْلِ وَمُسْتَحْسَنِ
الْعَمَلِ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى حَوْلِيْ
وَقُوَّتِيْ دُوْنَ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ
وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ تَبْعَثُنِيْ
لِلِقَائِكَ وَلَا تَفْضَحْنِيْ بَيْنَ
يَدَيْ اَوْلِيَائِكَ وَلَا تُنْسِنِيْ
ذِكْرَكَ وَلَا تُذْهِبْ عَنِّيْ
شُكْرَكَ بَلْ اَلْزِمْنِيْهِ فِيْ
اَحْوَالِ السَّهْوِ عِنْدَ غَفَلَاتِ
الْجَاهِلِيْنَ لِاٰلَائِكَ وَ
اَوْزِعْنِيْ اَنْ اُثْنِيَ بِمَا

مجھے فائز کر اور وہ چیزیں جو نیکیوں کو محو اور برکتوں کو زائل کر دیں ان سے کنارہ کشی اس طرح میرے لئے لازم کر دے جس طرح گردن میں پڑا ہوا طوق اور بُرے گناہوں اور رسوا کرنے والی معصیتوں سے علیحدگی و نفرت کو میرے دل کے لئے اس طرح ضروری قرار دے جس طرح بدن سے چمٹا ہوا لباس اور مجھے دُنیا میں مصروف کر کے کہ جسے تیری مدد کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا ان اعمال سے کہ جن کے علاوہ تجھے کوئی اور چیز مجھ سے خوش نہیں کر سکتی روک نہ دے اور اس پست دنیا کی محبت کہ جو تیرے ہاں کی سعادت ابدی کی طرف متوجہ ہونے سے مانع اور تیری طرف وسیلہ طلب کرنے سے سدِّ راہ اور تیرا تقرب حاصل کرنے سے غافل کرنے والی ہے میرے دل سے نکال دے اور مجھے وہ ملکہ عصمت عطا کر جو مجھے تیرے خوف سے قریب، ارتکاب محرمات سے الگ اور کبیرہ گناہوں کے بندھنوں سے رہا کر دے اور مجھے گناہوں کی آلودگی سے پاکیزگی عطا کر اور معصیت کی کثافتوں کو مجھ سے دُور کر دے اور اپنی عافیت کا جامہ مجھے پہنا دے اور اپنی سلامتی کی چادر اوڑھا دے اور اپنی وسیع نعمتوں سے مجھے ڈھانپ لے اور میرے لئے اپنے عطایا و انعامات کا سلسلہ پیہم جاری رکھ اور اپنی توفیق و راہ حق کی راہ نمائی سے مجھے تقویت دے اور پاکیزہ نیت، پسندیدہ گفتار اور شائستہ کردار کے سلسلہ میں میری مدد فرما اور اپنی قوّت و طاقت کے بجائے مجھے میری قوت و طاقت کے حوالے نہ کر اور جس دن مجھے اپنی ملاقات

اَوْلَيْتَنِيْهِ وَ اَعْتَرِفَ بِمَا
اَسْدَيْتَهُ اِلَيَّ وَ اجْعَلْ رَغْبَتِيْ
اِلَيْكَ فَوْقَ رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ
وَحَمْدِيْ اِيَّاكَ فَوْقَ
حَمْدِ الْحَامِدِيْنَ وَلَا تَخْذُلْنِيْ
عِنْدَ فَاقَتِيْ اِلَيْكَ وَ لَا
تُهْلِكْنِيْ بِمَا اَسْدَيْتُهُ اِلَيْكَ
وَلَا تَجْبَهْنِيْ بِمَا جَبَهْتَ
بِهِ الْمُعَانِدِيْنَ لَكَ فَاِنِّيْ
لَكَ مُسَلِّمٌ اَعْلَمُ اَنَّ الْحُجَّةَ
لَكَ وَ اَنَّكَ اَوْلٰى بِالْفَضْلِ
وَ اَعْوَدُ بِالْاِحْسَانِ وَ اَهْلُ
التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَ
اَنَّكَ بِاَنْ تَعْفُوَ اَوْلٰى مِنْكَ
بِاَنْ تُعَاقِبَ وَ اَنَّكَ بِاَنْ
تَسْتُرَ اَقْرَبُ مِنْكَ اِلٰى اَنْ
تَشْهَرَ فَاَحْيِنِيْ حَيٰوةً طَيِّبَةً
تَنْتَظِمُ بِمَا اُرِيْدُ وَ تَبْلُغُ
بِيْ مَا اُحِبُّ مِنْ حَيْثُ لَا اٰتِيْ
مَا تَكْرَهُ وَلَا اَرْتَكِبُ مَا
نَهَيْتَ عَنْهُ وَ اَمِتْنِيْ مِيْتَةَ
مَنْ يَسْعٰى نُوْرُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَ ذَلِّلْنِيْ بَيْنَ
يَدَيْكَ وَ اَعِزَّنِيْ عِنْدَ
خَلْقِكَ وَضَعْنِيْ اِذَا خَلَوْتُ
بِكَ وَارْفَعْنِيْ بَيْنَ عِبَادِكَ
وَ اَغْنِنِيْ عَمَّنْ هُوَ غَنِيٌّ

کے لئے اُٹھائے مجھے ذلیل و خوار اور اپنے دشمنوں
کے سامنے رسوا نہ کرنا اور اپنی یاد میرے دل سے
فراموش نہ ہونے دے اور اپنا شکر و سپاس مجھ سے
زائل نہ کر۔ بلکہ جب تیری نعمتوں سے بے خبر، سہو
غفلت کے عالم میں ہوں میرے لئے ادائے شکر
لازم قرار دے اور میرے دل میں یہ بات ڈال دے
کہ جو نعمتیں تو نے بخشی ہیں ان پر حمد و توصیف اور
جو احسانات مجھ پر کئے ہیں ان کا اعتراف کروں اور
اپنی طرف میری توجہ کو تمام توجہ کرنے والوں سے
بالاتر اور میری حمد سرائی کو تمام حمد کرنے والوں سے
بلند تر قرار دے اور جب مجھے تیری احتیاج ہو
تو مجھے اپنی نصرت سے محروم نہ کرنا اور جن اعمال
کو تیری بارگاہ میں پیش کیا ہے ان کو میرے لئے
وجہ ہلاکت نہ قرار دینا اور جس عمل و کردار کے پیش نظر
تو نے اپنے نافرمانوں کو دھتکارا ہے یوں مجھے
اپنی بارگاہ سے دھتکار نہ دینا۔ اس لئے کہ میں تیرا
مطیع و فرمانبردار ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ حجت و
برہان تیرے ہی لئے ہے اور تو فضل و بخشش کا
زیادہ سزاوار اور لطف و احسان کے ساتھ فائدہ رساں
اور اس لائق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور اس کا اہل
ہے کہ مغفرت سے کام لے اور اس کا زیادہ سزاوار
ہے کہ سزا دینے کے بجائے معاف کر دے اور تشہیر
کرنے کے بجائے پردہ پوشی تیری روش سے
قریب تر ہے تو پھر مجھے ایسی پاکیزہ زندگی دے جو
میرے حسب دل خواہ امور پر مشتمل اور میری دلپسند
چیزوں پر منتہی ہو۔ اس طرح کہ جس کام کو تو ناپسند
کرے اسے بجا نہ لاؤں اور جس سے منع کرے اس

عَنِّیْ وَزَادَنِی اِلَیْکَ
فَاقَةً وَفَقْرًا وَاَعِذْنِیْ
مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنْ
حُلُوْلِ الْبَلَاءِ وَمِنَ الذُّلِّ
وَالْعَنَاءِ تَغَمَّدْنِیْ فِیْمَا
اِطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنِّیْ بِمَا
یَتَغَمَّدُ بِهِ الْقَادِرُ عَلَی
الْبَطْشِ لَوْلَا حِلْمُهٗ وَالْاٰخِذُ
عَلَی الْجَرِیْرَةِ لَوْلَا اَنَاتُهٗ وَ
اِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً اَوْ
سُوْءً فَنَجِّنِیْ مِنْهَا لِوَاذًا
بِکَ وَاِذْ لَمْ تُقِمْنِیْ مَقَامَ
فَضِیْحَةٍ فِیْ دُنْیَاکَ فَلَا
تُقِمْنِیْ مِثْلَهٗ فِیْ اٰخِرَتِکَ
وَاشْفَعْ لِیْ اَوَائِلَ مِنَنِکَ
بِاَوَاخِرِهَا وَقَدِیْمَ فَوَائِدِکَ
بِحَوَادِثِهَا وَلَا تَمْدُدْ لِیْ
مَدًّا یَقْسُوْ مَعَهٗ قَلْبِیْ وَ
لَا تَقْرَعْنِیْ قَارِعَةً یَذْهَبُ
لَهَا بَهَائِیْ وَلَا تَسُمْنِیْ خَسِیْسَةً
یَصْغُرُ لَهَا قَدْرِیْ وَلَا
نَقِیْصَةً یُجْهَلُ مِنْ اَجْلِهَا
مَکَانِیْ وَلَا تَرُعْنِیْ رَوْعَةً
اُبْلِسُ بِهَا وَلَا خِیْفَةً اُوْجِسُ
دُوْنَهَا اجْعَلْ هَیْبَتِیْ فِیْ
وَعِیْدِکَ وَحَذَرِیْ مِنْ
اِعْذَارِکَ وَاِنْذَارِکَ وَ

کا ارتکاب نہ کروں۔ اور مجھے اس شخص کی سی موت
دے جس کا نور اس کے آگے اور اس کے داہنی
طرف چلتا ہو اور مجھے اپنی بارگاہ میں عاجز و نگونسار
اور لوگوں کے نزدیک باوقار بنادے۔ اور جب
تجھ سے تخلیہ میں راز و نیاز کروں تو مجھے پست و
سرافگندہ اور اپنے بندوں میں بلند مرتبہ قرار دے
اور جو مجھ سے بے نیاز ہو اس سے مجھے بے نیاز
کردے اور میرے فقر و احتیاج کو اپنی طرف بڑھا
دے اور دشمنوں کے خندۂ زیر لب، بلاؤں کے
ورود اور ذلت و سختی سے پناہ دے اور میرے
ان گناہوں کے بارے میں کہ جن پر تو مطلع ہے،
اس شخص کے مانند میری پردہ پوشی فرما کہ اگر اس کا
حلم مانع نہ ہوتا تو وہ سخت گرفت پر قادر ہوتا اور
اگر اس کی روش میں نرمی نہ ہوتی تو وہ گناہوں پر
مواخذہ کرتا اور جب کسی جماعت کو تو مصیبت میں
گرفتار یا بلا و نکبت سے دوچار کرنا چاہے تو
درصورتیکہ میں تجھ سے پناہ طلب ہوں اس مصیبت
سے نجات دے اور جب کہ تو نے مجھے دنیا میں
رسوائی کے موقف میں کھڑا نہیں کیا تو اسی طرح
آخرت میں بھی رسوائی کے مقام پر کھڑا نہ کرنا اور
میرے لئے دنیوی نعمتوں کو اخروی نعمتوں سے اور
قدیم فائدوں کو جدید فائدوں سے ملادے اور مجھے
اتنی مہلت نہ دے کہ اس کے نتیجہ میں میرا دل سخت
ہو جائے اور ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جس سے
میری عزت و آبرو جاتی رہے اور ایسی ذلت سے
دوچار نہ کر جس سے میری قدر و منزلت کم ہو جائے
اور ایسے عیب میں گرفتار نہ کر جس سے میرا مرتبہ و

رَهْبَتِي عِنْدَ تِلَاوَةِ آيَاتِكَ
وَاعْمُرْ لَيْلِي بِإِيقَاظِي فِيهِ
لِعِبَادَتِكَ وَتَفَرُّدِي بِالتَّهَجُّدِ
لَكَ وَتَجَرُّدِي بِسُكُونِي
إِلَيْكَ وَإِنْزَالِ حَوَائِجِي
بِكَ وَمُنَازَلَتِي إِيَّاكَ فِي
فَكَاكِ رَقَبَتِي مِنْ نَارِكَ
وَإِجَارَتِي مِمَّا فِيهِ أَهْلُهَا
مِنْ عَذَابِكَ وَلَا تَذَرْنِي فِي
طُغْيَانِي عَامِهاً وَلَا فِي
غَمْرَتِي سَاهِياً حَتَّى حِينٍ وَ
لَا تَجْعَلْنِي عِظَةً لِمَنِ اتَّعَظَ
وَلَا نَكَالاً لِمَنِ اعْتَبَرَ وَلَا
فِتْنَةً لِمَنْ نَظَرَ وَلَا تَمْكُرْ
بِي فِيمَنْ تَمْكُرُ بِهِ وَلَا
تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي وَلَا
تُغَيِّرْ لِي اسْماً وَلَا تُبَدِّلْ
لِي جِسْماً وَلَا تَتَّخِذْنِي هُزُواً
لِخَلْقِكَ وَلَا سُخْرِيّاً لَكَ وَ
لَا تَبَعاً إِلَّا لِمَرْضَاتِكَ وَ
لَا مُمْتَهَناً إِلَّا بِالْإِنْتِقَامِ لَكَ
وَأَوْجِدْنِي بَرْدَ عَفْوِكَ وَ
حَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَرَوْحِكَ
وَرَيْحَانِكَ وَجَنَّةِ نَعِيمِكَ
وَأَذِقْنِي طَعْمَ الْفَرَاغِ لِمَا
تُحِبُّ بِسَعَةٍ مِنْ سَعَتِكَ
وَالْإِجْتِهَادِ فِيمَا يُزْلِفُ

مقام جانا نہ جا سکے اور مجھے اتنا خوف زدہ نہ کر کہ میں مایوس ہو جاؤں اور ایسا خوف نہ دلا کہ ہراساں ہو جاؤں

میرے خوف کو اپنی وعید و سرزنش میں اور میرے اندیشہ کو تیرے عذر تمام کرنے اور ڈرانے میں منحصر کر دے۔ اور میرے خوف و ہراس کو آیات (قرآنی) کی تلاوت کے وقت قرار دے اور مجھے اپنی عبادت کے لئے بیدار رکھنے، خلوت و تنہائی میں دعا و مناجات کے لئے جاگنے، سب سے الگ رہ کر تجھ سے لو لگانے تیرے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرنے، دوزخ سے گلو خلاصی کے لئے بار بار التجاء کرنے اور تیرے اس عذاب سے جس میں اہل دوزخ گرفتار ہیں۔ پناہ مانگنے کے وسیلہ سے میری راتوں کو آباد کر اور مجھے سرکشی میں سرگرداں چھوڑ نہ دے اور نہ غفلت میں ایک خاص وقت تک غافل و بے خبر پڑا رہنے دے اور مجھے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت اور دیکھنے والوں کے لئے فتنہ و گمراہی کا سبب نہ قرار دے اور مجھے ان لوگوں میں (جن سے تو ان کے مکر کی پاداش میں) مکر کرے گا شمار نہ کر اور (انعام و بخشش کے لئے) میرے عوض دوسرے کو انتخاب نہ کر۔ میرے نام میں تغیر اور جسم میں تبدیلی نہ فرما اور مجھے مخلوقات کے لئے مضحکہ اور اپنی بارگاہ میں لائق استہزاء نہ قرار دے۔ مجھے صرف ان چیزوں کا پابند بنا جن سے تیری رضامندی وابستہ ہے۔ اور صرف اس زحمت سے دوچار کر جو تیرے دشمنوں سے انتقام لینے کے سلسلہ میں ہو اور اپنے

لَدَيْكَ وَعِنْدَكَ وَاتْحِفْنِي
بِتُحْفَةٍ مِنْ تُحَفَاتِكَ وَاجْعَلْ
تِجَارَتِي رَابِحَةً وَكَرَّتِي
غَيْرَ خَاسِرَةٍ وَأَخِفْنِي مَقَامَكَ
وَشَوِّقْنِي لِقَاءَكَ وَتُبْ عَلَيَّ
تَوْبَةً نَصُوحاً لَا تُبْقِ مَعَهَا
ذُنُوباً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً
وَلَا تَذَرْ مَعَهَا عَلَانِيَةً وَ
لَا سَرِيرَةً وَانْزِعِ الْغِلَّ
مِنْ صَدْرِي لِلْمُؤْمِنِينَ
وَاعْطِفْ بِقَلْبِي عَلَى الْخَاشِعِينَ
وَكُنْ لِي كَمَا تَكُونُ لِلصَّالِحِينَ
وَحَلِّنِي حِلْيَةَ الْمُتَّقِينَ وَ
اجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي
الْغَابِرِينَ وَذِكْراً نَامِياً
فِي الْآخِرِينَ وَوَافِ بِي عَرْصَةَ
الْأَوَّلِينَ وَتَمِّمْ سُبُوغَ
نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَظَاهِرْ كَرَامَاتِهَا
لَدَيَّ وَامْلَأْ مِنْ فَوَائِدِكَ
يَدِي وَسُقْ كَرَائِمَ
مَوَاهِبِكَ إِلَيَّ وَجَاوِرْ بِيَ
الْأَطْيَبِينَ مِنْ أَوْلِيَائِكَ
فِي الْجِنَانِ الَّتِي زَيَّنْتَهَا
لِأَصْفِيَائِكَ وَجَلِّلْنِي
شَرَائِفَ نِحَلِكَ فِي الْمَقَامَاتِ
الْمُعَدَّةِ لِأَحِبَّائِكَ وَ
اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ مَقِيلاً

عفو و درگزر کی لذت اور رحمت، راحت و آسائش،
گل و ریحان اور جنت نعیم کی شیرینی سے آشنا کر اور
اپنی وسعت و تونگری کی بدولت ایسی فراغت سے
روشناس کر جس میں تیرے پسندیدہ کاموں کو بجالا
سکوں اور ایسی سعی و کوشش کی توفیق دے جو تیری
بارگاہ میں تقرب کا باعث ہو اور اپنے تحفوں میں
سے مجھے نت نیا تحفہ دے اور میری اخروی تجارت
کو نفع بخش اور میری بازگشت کو بے ضرر قرار دے
اور مجھے اپنا مقام و موقف سے ڈرا اور اپنی ملاقات
کا مشتاق بنا اور ایسی سچی توبہ کی توفیق عطا فرما
کہ جس کے ساتھ میرے چھوٹے اور بڑے گناہوں
کو باقی نہ رکھے اور کھلی اور ڈھکی معصیتوں کو محو
کردے اور اہل ایمان کی طرف سے میرے دل
سے کینہ و بغض کو نکال دے اور انکسار و فروتنی
کرنے والوں پر میرے دل کو مہربان بنا دے۔
اور میرے لئے تو ایسا ہو جا جیسا نیکوکاروں کے
لئے ہے اور پرہیزگاروں کے زیور سے مجھے
آراستہ کردے اور آئندہ آنے والوں میں میرا ذکر خیر
اور بعد میں آنے والی نسلوں میں میرا ذکر روزافزوں
برقرار رکھ اور سابقون الاولون کے محل و مقام میں
مجھے پہنچا دے اور فراخئ نعمت کو مجھ پر تمام کر
اور اس کی منفعتوں کا سلسلہ پیہم جاری رکھ۔ اپنی
نعمتوں سے میرے ہاتھوں کو بھر دے اور اپنی
گراں قدر بخششوں کو میری طرف بڑھا دے اور
جنت میں جسے تو نے اپنے برگزیدہ بندوں کے
لئے سجا ہے مجھے اپنے پاکیزہ دوستوں کا ہمسایہ
قرار دے اور ان جگہوں میں جنھیں اپنے دوستداروں

اُوِیْ اِلَیْهِ مُطْمَئِنًّا وَمَثَابَةً
اَتَبَوَّءُهَا وَاَقَرُّ عَیْنًا وَ لَا
تُقَایِسْنِیْ بِعَظِیْمَاتِ الْجَرَائِرِ
وَلَا تُهْلِکْنِیْ یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ
وَاَزِلْ عَنِّیْ کُلَّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ
وَاجْعَلْ لِیْ فِی الْحَقِّ طَرِیْقًا
مِنْ کُلِّ رَحْمَةٍ وَاَجْزِلْ
لِیْ قِسَمَ الْمَوَاهِبِ مِنْ
نَوَالِكَ وَوَفِّرْ عَلَیَّ
حُظُوْظَ الْاِحْسَانِ مِنْ
اِفْضَالِكَ وَاجْعَلْ قَلْبِیْ وَاثِقًا
بِمَا عِنْدَكَ وَهَمِّیْ مُسْتَفْرَغًا
لِمَا هُوَ لَكَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ
بِمَا تَسْتَعْمِلُ بِهٖ خَالِصَتَكَ
وَاَشْرِبْ قَلْبِیْ عِنْدَ ذُهُوْلِ
الْعُقُوْلِ طَاعَتَكَ وَاجْمَعْ
لِیَ الْغِنٰی وَالْعَفَافَ وَالدَّعَةَ
وَالْمُعَافَاةَ وَالصِّحَّةَ وَالسَّعَةَ
وَالطُّمَانِیْنَةَ وَالْعَافِیَةَ وَلَا
تُحْبِطْ حَسَنَاتِیْ بِمَا یَشُوْبُهَا
مِنْ مَعْصِیَتِكَ وَلَا خَلَوَاتِیْ
بِمَا یَعْرِضُ لِیْ مِنْ نَزَغَاتِ
فِتْنَتِكَ وَصُنْ وَجْهِیْ عَنِ
الطَّلَبِ اِلٰی اَحَدٍ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ
وَذُبَّنِیْ عَنِ الْتِمَاسِ مَا
عِنْدَ الْفَاسِقِیْنَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ
لِلظَّالِمِیْنَ ظَهِیْرًا وَ لَا لَهُمْ

کے لئے مہیا کیا ہے، مجھے عمدہ و نفیس عطیوں کے
خلعت اوڑھا دے اور میرے لئے وہ آرام گاہ کر
جہاں میں اطمینان سے بے کھٹکے رہوں اور وہ
منزل کر جہاں میں ٹھہروں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا
کروں، اپنے نزدیک قرار دے اور مجھے میرے
عظیم گناہوں کے لحاظ سے سزا نہ دینا۔ اور جس دن
دلوں کے بھید جانچے جائیں گے مجھے ہلاک نہ کرنا
ہر شک و شبہ کو مجھ سے دور کر دے اور میرے
لئے ہر سمت سے حق تک پہنچنے کی راہ پیدا کر دے
اور اپنی عطا و بخشش کے حصے میرے لئے زیادہ
کر دے اور اپنے فضل سے نیکی و احسان سے حظ
فراواں عطا کر اور اپنے ہاں کی چیزوں پر میرا دل مطمئن
اور اپنے کاموں کے لئے میری فکر کو یکسو کر
دے اور مجھ سے وہی کام لے جو اپنے مخصوص
بندوں سے لیتا ہے اور جب عقلیں غفلت میں
پڑ جائیں اس وقت میرے دل میں اطاعت کا
ولولہ سمو دے اور میرے لئے تونگری، پاکدامنی،
آسائش، سلامتی، تندرستی، فراخی، اطمینان اور
عافیت کو جمع کر دے اور میری نیکیوں کو گناہوں
کی آمیزش کی وجہ سے اور میری تنہائیوں کو ان
مفسدوں کے باعث جو ازراہ امتحان پیش آتے
ہیں تباہ نہ کر اور اہل عالم میں سے کسی ایک کے
آگے ہاتھ پھیلانے سے میری عزت و آبرو کو
بچائے رکھ اور ان چیزوں کی طلب و خواہش سے
جو بدکرداروں کے پاس ہیں مجھے روک دے اور
مجھے ظالموں کا پشت پناہ نہ بنا اور نہ (احکام) کتاب
کے محو کرنے پر ان کا ناصر و مددگار قرار دے اور

عَلٰی مَحْوِ کِتَابِکَ یَدًا وَنَصِیْرًا
وَحُطْنِیْ مِنْ حَیْثُ لَا اَعْلَمُ
حِیَاطَةً تَقِیْنِیْ بِهَا وَافْتَحْ
لِیْ اَبْوَابَ تَوْبَتِکَ وَرَحْمَتِکَ
وَرَاْفَتِکَ وَرِزْقِکَ الْوَاسِعِ
اِنِّیْ اِلَیْکَ مِنَ الرَّاغِبِیْنَ
وَاَتْمِمْ لِیْ اِنْعَامَکَ
اِنَّکَ خَیْرُ الْمُنْعِمِیْنَ وَاجْعَلْ
بَاقِیَ عُمُرِیْ فِی الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ
الطَّاهِرِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَ
عَلَیْهِمْ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ۔

میری اس طرح نگہداشت کر کہ مجھے خبر بھی نہ ہونے پائے۔ ایسی نگہداشت کہ جس کے ذریعہ تو مجھے ہلاکت و تباہی سے بچالے جائے اور میرے لئے توبہ و رحمت، لطف و رافت اور کشادہ روزی کے دروازے کھول دے۔ اس لئے کہ میں تیری جانب رغبت و خواہش کرنے والوں میں سے ہوں اور میرے لئے اپنی نعمتوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے اس لئے کہ تو انعام و بخشش کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور میری بقیہ عمر کو حج و عمرہ اور اپنی رضا جوئی کے لئے قرار دے اے تمام جہانوں کے پالنے والے! رحمت نازل کرے اللہ محمد اور ان کی پاک و پاکیزہ آل پر اور ان پر اور ان کی اولاد پر ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام ہو۔

یہ دُعا، دُعائے عرفہ کے نام سے موسوم ہے۔ عرفہ کے معنی میں فی الجملہ اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک عرفہ، عرفات ہی کا دوسرا نام ہے جو مکہ معظمہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے جہاں حجاج نہم ذی الحجہ کو غروب آفتاب تک وقوف کرتے ہیں۔ گویا اس میدان کا ہر ٹکڑا عرفہ ہے اور ان ٹکڑوں کا مجموعہ عرفات ہے۔ اسے عرفات اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہاں ملک ملک کے باشندے جمع ہوتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں۔ یا اس لئے کہ یہ عرف الدیک (مرغ کی کلغی) سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ مرغ کی کلغی بلند اور نمایاں ہوتی ہے اسی طرح عرفات بھی مکہ کی سرزمین سے کچھ بلندی پر واقع ہوا ہے۔ اور بعض کے نزدیک عرفہ دن کا اور عرفات مقام کا نام ہے چنانچہ طبرسی رحمہ اللہ نے مجمع البیان میں تحریر کیا ہے:۔

عرفات اسم للبقعة المعروفة یجب الوقوف بها فی الحج و یوم عرفة یوم الوقوف بها۔

عرفات اس مشہور جگہ کا نام ہے جہاں حج کے موقع پر وقوف ضروری ہے اور اس روز وقوف کو روزِ عرفہ کہا جاتا ہے۔

فیروز آبادی نے قاموس میں تحریر کیا ہے:۔

یوم عرفة التاسع من ذی الحجة و عرفات موقف الحاج ذلك الیوم

نہم ذی الحجہ روزِ عرفہ ہے۔ اور مکہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر وہ موقف جہاں اس دن وقوف کیا جاتا ہے عرفات

على اثنا عشر ميلا من مكة. ہے۔

اس قول کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو عرفہ کی وجہ تسمیہ کے سلسلے میں ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ذی الحجہ کی آٹھویں شب کو خواب دیکھا کہ وہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ فاصبح يروى يومه اجمع "جب صبح کو بیدار ہوئے تو تمام دن اس پر غور کرتے رہے" کہ یہ حکم الٰہی ہے یا نہیں۔ اسی سوچ بچار کی وجہ سے آٹھویں ذی الحجہ کا نام یوم ترویہ ہوگیا اور ترویہ کے معنی سوچ بچار اور غور و فکر کے ہوتے ہیں دوسری رات کو پھر یہی خواب دیکھا۔ فلما اصبح عرف انه من الله "جب صبح ہوئی تو پوری طرح جان لیا کہ حکم خدا یہی ہے" اس عرفان کی وجہ سے نویں ذی الحجہ کا نام روز عرفہ ہوگیا۔

روز عرفہ وہ مبارک و مسعود دن ہے جس میں خداوند عالم کی طرف رجوع ہوا جائے تو وہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

انه من لم يغفر له فى شهر رمضان لم يغفر له الى قابل الا ان يشهد عرفة.

جس شخص کے گناہ ماہ رمضان میں بخشے نہیں جاتے اس کے گناہ آئندہ ماہ رمضان تک نہیں بخشے جائیں گے۔ مگر یہ کہ وہ روز عرفہ کا شرف حاصل کرے۔

اسی دن مسلمان اطراف و اکناف عالم سے سمٹ کر مکہ معظمہ میں جمع ہوتے ہیں اور فریضہ حج بجالاتے ہیں۔ حج کی تین قسمیں ہیں۔ حج افراد، حج قران اور حج تمتع۔ حج افراد اور حج قران ان لوگوں کے لئے ہے جو مکہ یا مکہ کے اطراف و جوانب کے رہنے والے ہیں۔ جس میں ایک ہی دفعہ احرام باندھا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد عرفات میں وقوف اور مشعر الحرام میں کہ جو مکہ اور عرفات کے درمیان واقع ہے قیام اور طلوع آفتاب کے بعد منیٰ میں کہ جو مشعر الحرام اور مکہ کے درمیان واقع ہے۔ قربانی کرنا ہوتی ہے اور سر منڈوایا جاتا ہے اور جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں۔ پھر مکہ میں خانہ کعبہ کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، طواف النساء اور پھر منیٰ میں رمی جمرات کے بعد حج تمام کیا جاتا ہے اور حج تمتع ان لوگوں کے لئے ہے جو مکہ اور اطراف مکہ کے حدود کے رہنے والے نہ ہوں۔ اس میں پہلی مرتبہ عمرہ تمتع کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور طواف کعبہ، نماز طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے بعد بالوں اور ناخنوں کا کاٹنا ہوتا ہے اور اس کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور آٹھ ذی الحجہ کو حج کی نیت سے مکہ ہی میں احرام باندھا جاتا ہے اور حج کے اعمال بجالائے جاتے ہیں۔ حج تمتع کی مشروعیت میں کسی کو کلام نہیں اور جو اس کے وجوب کے قائل نہیں ہیں انھیں بھی اس کے صحیح و درست ہونے سے انکار نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اور کتب صحاح میں اس کا صراحۃً ذکر ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدى.

جو شخص حج تمتع کا عمرہ بجالائے تو جیسی قربانی میسر آئے کرے۔

اور عمران ابن حصین سے منقول ہے کہ:

نزلت اية المتعة فی کتاب الله فامرنا بها رسول الله ثم لم تنزل اية تنسخ متعة الحج و لم ینه عنها رسول الله حتی مات قال رجل برایه بعد ما شاء.

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۷۴)

حج تمتع کی آیت قرآن مجید میں وارد ہوئی ہے اور پیغمبر اکرمؐ نے ہمیں اس کا حکم دیا تھا۔ پھر ایسی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو حج تمتع کو منسوخ کر دے اور نہ پیغمبرؐ نے مرتے دم تک اس سے کبھی روکا۔ البتہ بعد میں ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ اس سے مراد حضرت عمر ہیں۔ جنھوں نے بعض مصالح کی بنا پر اس سے منع کر دیا اور حضرت عثمان بھی اسی منع پر کاربند رہے۔ مگر امیر المومنین علی ابن ابی طالب حکم خدا و عمل پیغمبرؐ کے مطابق حج تمتع ہی بجالاتے رہے اور حضرت عثمانؓ نے روکنا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں کسی کے کہنے پر سنّتِ پیغمبر کو چھوڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے تحریر کیا ہے:۔

قال اختلف علی و عثمان و هما بعسفان فی المتعة فقال علی ما ترید ان تنهی عن امر فعله رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عثمان دعنی عنك.

(صحیح بخاری پ ۶ ص ۸۲)

(راوی کا بیان ہے کہ) حضرت علی اور حضرت عثمان نے مقام عسفان میں حج تمتع کے بارے میں اختلاف کیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ تمہارا مطلب کیا ہے کہ تم اس کام سے منع کرتے ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ حضرت عثمان نے (لاجواب ہو کر) کہا کہ یہ بحث جانے دیجئے۔

بہرحال حج ایک ایسا فریضہ ہے جس سے انسان کی زندگی پر اثر پڑتا اور اس کے افکار و اعمال میں ضبط و انضباط پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حج کے سلسلہ میں جو خواہشات ترک کئے جاتے ہیں اس سے صبر و تحمل اور ضبطِ نفس کی مشق ہوتی ہے جو برائیوں سے محفوظ رہنے کا پیش خیمہ ہے اور سفر کی سختیوں اور صعوبتوں کو جھیلنے سے سستی و سہل انگاری، مستعدی و آمادگی سے بدل جاتی ہے اور دل و دماغ میں ایسے تاثرات پیدا ہوتے ہیں جو ایک طرف مبدأ سے وابستہ کرتے ہیں تو دوسری طرف معاد کا تصور تازہ کرتے ہیں۔ چنانچہ جب انسان میقات پر پہنچ کر احرام باندھتا ہے اور زبان سے لبیك اللهم لبیك لاشریك لك لبیك (حاضر ہوں بار الہا! میں حاضر ہوں تو لاشریک ہے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں) کہتا ہے تو یہ تصور بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح آج احرام پہنے گھر بار اور اہل و عیال کو چھوڑ کر اس کی آواز پر لبیک کہہ رہا ہے اسی طرح ایک دن وہ ہوگا جب احرام کے بجائے کفن پہنے اس دُنیا سے مُنہ موڑ کر داعی موت کی پکار پر لبیک کہے گا اور اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور جب احرام باندھے ہوئے عرفات میں پہنچتا ہے تو یہ منظر دیکھنے میں آتا ہے کہ تا حد نگاہ لوگوں کا جمگھٹا جن کا پہناوا ایک، لباس ایک، وضع قطع ایک نہ غربت و امارت کا امتیاز نہ چھوٹے اور بڑے کا فرق۔ سب دست بدعا، ہر ایک کی زبان پر توبہ و استغفار، ہر ایک اپنے گناہوں پر

پشیمان اور عفو و آمرزش کا طلب گار، ہر ایک امید و بیم کے سنگم پر ایستادہ، ہر شخص فریاد کناں، ہر شخص گھبرایا ہوا اور سہما ہوا۔ ایک کو دوسرے کی خبر نہیں۔ نفسا نفسی کا عالم، اس پر گرمی کا تڑاقہ، لوؤں کا زور، جھلسا دینے والے بادِ سموم کے جھونکے، نہ سر چھپانے کی جگہ نہ سایہ کرنے کی اجازت جیسے دیکھ کر حشر کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے اور جب اس مرحلہ سے فارغ ہو کر مشعر الحرام کی طرف آتا ہے تو دھوپ سے سنولایا ہوا چہرہ، شاداب اور دھڑکتا ہوا دل مطمئن اس لئے کہ حرم میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ جو نجات و کامرانی کے لئے ایک نیک فال ہے۔ پھر مشعر الحرام سے منیٰ میں آتا ہے۔ جہاں حضرت ابراہیمؑ کی تاسی میں رمی جمرات کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ نے اس مقام پر شیطان پر پتھر مارے تھے تو گویا وہ اپنے اس عمل سے شیطان کو اپنے سے ہنکاتا اور دور کرتا ہے۔ پھر قربانی کرتا ہے یہ عمل نفس امارہ کو کچلنے اور نفسانی خواہشات کو ذبح کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

واذبح حنجرة الهوى والطمع عند الذبيحة. — ذبیحہ کے وقت نفسانی خواہشات اور حرص و طمع کا گلا کاٹ دو۔

پھر خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے تو اس طواف ظاہری سے طواف باطنی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے اس طرح کہ جسم مادی گھر کا طواف کرتا ہے اور قلب و روح رب البیت کے گرد طواف کرتے ہیں۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے تو گویا اللہ کی طرف دوڑتا اور اس کی جانب بڑھتا ہے کہ اگر پہلی مرتبہ رحم نہیں کرے گا تو دوسری مرتبہ، آخر کب تک اس کی رحمت جوش میں نہ آئے گی اور حیرانی و سراسیگی کو اپنے دامن میں پناہ نہ دے گی۔ اور سنگ اسود کو بوسہ دیتا ہے تو گویا یہ پیمان کرتا ہے کہ اب اسی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھوں گا جسے قدرت نے نصب کیا ہو، چاہے وہ پتھر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر حج ان احساسات کو بیدار نہ کرے تو وہ ایک بے روح عمل ہے جو انسان کے اخلاق و اعمال میں تبدیلی پیدا نہیں کر دے سکتا۔

علمی پرنٹنگ پریس لاہور

تجار الكتب
۱۳۲-۱۳٤ جامع لي محله - بمبئي نمبر ۳

MOLVI MOHAMMED BIN GULAMRASUL SURTIS SONS

BOOKSELLERS & PUBLISHERS

132-134, JAMLI MOHALLA, BOMBAY, 3